ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہؓ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ(التوبہ:112)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

میری ہر پیشگوئی خود بنادی
تَرِیْ نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھادی

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہؓ"**

حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہؓ 7؍اگست 1907ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی پوتی اور قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت سرور سلطان صاحبہؓ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپؓ کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہوئی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اپنی شہادت کی انگلی سے اپنی پیاری پوتی کو شہد چٹا کر گھٹی دی۔ حضورؑ نے ہی آپ کا نام امۃ السلام رکھا۔ حضرت مسیح موعودؑ جب حضرت اماں جانؓ کے پاس بیٹھے ہوتے تو حضرت اماں جانؓ بعض اوقات حضورؑ کی گود میں پوتی دے دیتیں۔ آپؑ اپنے بازو میں پوتی لے کر بہت خوش ہوتے اور زیرِ لب بچی کے لیے دعائیں کرتے۔

آپؓ کا نکاح 15 مئی 1924ء کو صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا۔ صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ حضورؓ نے آپ کے خطبہ نکاح میں فرمایا:

"عزیزم میاں بشیر احمد نے میرے ہی سپرد یہ معاملہ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے سے میری رائے پر یہ کام چھوڑا ہوا تھا اور مَیں نے ہی یہ رشتہ پسند کیا ہے۔ اس عہد کے مطابق ان کی طرف سے اب بھی مَیں ہی بولوں گا اور قبول کروں گا۔"

(حیاتِ بشیر از عبد القادر سابق سوداگر مل صفحہ 80)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا جن میں صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی انیسہ فوزیہ صاحبہ، صاحبزادہ مرزا سلیم احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب شامل ہیں۔ صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تھیں۔ آپ حضورؓ سے بہت محبت سے ملتی تھیں اور اسی طرح حضورؓ بھی آپ کی بہت عزت فرماتے تھے۔ آپؓ جب بھی اُن کے گھر آتیں تو حضورؓ فرطِ جذبات سے کھڑے ہو جاتے اور آپا آگئیں آپا آگئیں کہہ کر آپؓ کو گلے لگاتے تھے اور خود کھانے کی مختلف چیزیں بنا کر آپؓ کو پیش کرتے اور اسی طرح جب حضورؓ آپؓ کے گھر جاتے تو یہی اہتمام آپؓ کی طرف سے بھی ہوتا۔ 1925ء میں احمدی خواتین کی تعلیم کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مدرسۃ الخواتین کا افتتاح فرمایا تو آپؓ اس مدرسہ کی ابتدائی طالبات میں شامل تھیں۔ 1929ء میں سات خواتین نے مولوی فاضل کا امتحان دیا جن میں صاحبزادی امۃ السلام صاحبہؓ بھی شامل ہوئیں اور یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

سامعین! آپؓ نہایت محبت و پیار کرنے والی، احسان کرنے والی، خوش اخلاق خاتون تھیں۔ صبر و رضا، عفت و حیا، مہمان نواز، غرباء و یتامیٰ کا سہارا، ہر کسی کی خیر خواہ ہمدرد و مہربان، ہم راز اور شفیق تھیں۔ اللہ سے محبت کرنے والی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے حضرت مسیح موعودؑ سے گہرا تعلق رکھنے والی ایک عاشق قرآن تھیں۔ چونکہ آپؓ کی پرورش حضرت اماں جانؓ کی نگرانی میں ہوئی۔ اس لیے آپؓ کی نشوونما اور اعلیٰ تعلیم و تربیت میں حضرت اماں جانؓ کا بہت عمل دخل تھا۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے بچوں کی آمین کے موقع پر ایک نظم کہی تھی اور اُس میں آپؓ کا بھی ذکر کیا تھا وہ نظم کچھ یوں ہے

مِرا دل ہو گیا خوشیوں سے معمُور
ہوئے ہیں آج سب رنج و الم دُور
نویدِ راحت افزا آ رہی ہے
بشارت ساتھ اپنے لا رہی ہے
سلام۔ اللہ کی پہلی عنایت
مسیحاؑ نے جسے بخشی تھی برکت
مِرا ناصر، مرا فرزندِ اکبر
مِلا ہے جس کو حق سے تاج و افسر
وہ میری ناصرہ وہ نیک اختر
عقیلہ باسعادت پاک جوہر
مُبارک جو کہ بیٹا دوسرا ہے
خدا نے اپنی رحمت سے دیا ہے
مِری قیوم۔ میرے دل کی راحت
خدا نے جس کو بخشی ہے سعادت
منّور جو کہ مولا کی عطا ہے
بشارت سے خدا کی جو ملا ہے
رشیدہ جس کو حق نے رُشد بخشا
بنایا نیک طینت اور اچھّا
عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت
بہت خاموش پائی ہے طبیعت
یہ سارے ختم قرآں کر چکے ہیں
دلوں کو نُورِ حق سے بھر چکے ہیں
خدا کا فضل ان پر ہو گیا ہے
کلام اللہ کا خِلعَت مِلا ہے
یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے
جو سچ پوچھو یہی باغِ جناں ہے

(کلامِ محمود صفحہ 145)

صاحبزادی امۃ السلام صاحبہؓ مورخہ یکم اور 2جون 1980ء کی درمیانی شب بوقت قریباً ایک بجے اپنی کوٹھی دارالصدر میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ مورخہ 3جون کی صبح بعد نماز فجر مسجد مبارک کے شرقی جانب محترم صاحبزادہ مرزامبارک احمد صاحب نے محترمہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے بیشتر افراد کے علاوہ مقامی افراد کی ایک کثیر تعداد بھی شریک ہوئی۔ نماز جنازہ کے بعد میّت بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لیے چار دیواری کے اندر آپؓ کی تدفین عمل میں آئی۔ بوقت وفات آپؓ کی عمر72سال تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی راولپنڈی میں اپنی رہائش گاہ ”بیت الفضل“ میں آپؓ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”حضرت صاحبزادہ مرزابشیر احمد صاحب کی سب سے بڑی بیٹی اور ہماری چچازاد بہن آج وفات پاگئی ہیں وہ مجھ سے دو تین سال بڑی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ کو اُن سے بہت پیار تھا اور اُن کو بچپن میں اپنے پاس رکھا کرتی تھیں۔ وہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔“

(بدر قادیان19جون1980ء)

سونپا ہے تمہیں خالق و مالک کی اماں میں
سوئے ہو یہاں، آنکھ کھلے باغِ جناں میں

(کمپوزڈبائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)